السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

''وفوق کل ذی علم علیم ،،کی تفصیل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال نمبر2 میں مذکورہ دونوں آثار ''المجتبی ،، کے علاوہ مجھے کسی اورکتاب میں نہیں ملے ۔ میرے پاس ''نہج البلاغہ ،، کے علاوہ شیعوں کی کوئی اورکتاب موجودنہیں ہے ۔ ''منہاج السنة ،، لابن تمیہ طبع جدیدکی صرف 2 جلدیں موجودہیں ۔ ''وفوق کل ذی علم علیم ،، ۔ اس جملہ کے ذکرکرنے سے اپنی ذی علم ہونے کاادعاء مقصودنہیں ہے اورنہ اس کاکسی درجہ میں بھی زعم ہی ہے ۔ مقصدصرف اپنے قصورکااعتراف کرتے ہوئے صاحب علم وخبرة کی طرف رجوع کرنے کامشورہ دیناہے ۔

یہ دونوں ہی اثرہمارے نزدیک ناقابل اعتبارہیں ۔ دونوں کامدارابن درید مصنف کتاب پرہے ، اوریہ معلوم ہے کہ گووہ امام لغت وادب اورصاحب قلم اور عظیم مصنف تھا ، مگرشراب کاعادی ہونے کی وجہ سے غیرعدل تھا ۔ اس لیے اس کی کوئی روایت جس میں وہ منفردہوجب تک کوئی معتبرراوی متابع نہ ہومقبول نہیں ہوگی ۔

دوسراسوال میں مذکورہ اثرکے ناقابل اعتبارہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اہل السنت والجماعت کے نزدیک کوئی صحابی بھی خواہ وہ ابوبکر یا علی وصی رسول نہیں ہے ۔ آں حضرت ﷺ نے کسی کوبھی اپناوصی نہیں بنایا ہے ۔ ابن درید کایہ اثراہل السنت والجماعت کے اس متفق علیہ اصل کے خلاف اوراس سے متصادم ہے ۔ نیزاس اثرمیں حضرت ابوبکر اورتمام مسلمانوں کی طرف حضرت علی کو''مفرج الکرب ، کہنے کی نسبت کی گئی ہے جوتوحید کے خلاف ہے ۔ اللہ تعالی کے سواکوئی بھی چوتھے سوال میں ذکرکردہ اثرکی سندمیں ایک راوی ''دمار ، ہےجو مجہول ہے اس کاترجمہ مجھ کونہیں مل سکا ۔

عبیداللہ رحمانی مبارکپوری 7 جمادی الاولی 1387ھ مکتوب بنام مولانا محمدامین اثری

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 141

محدث فتویٰ